نوٹس: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن نے خودکارطور پر خطا ارسال کرنے کیلئے ایک نیا نظام تیار کیا ہے اس مقصد کیلئے آپ کو محض نیچے دیا گیا بٹن استعمال کرنا پڑے گا تاہم اس اپیل میں بعض پاکستانی حکام کے ای میل ایڈریس شامل نہیں کیئے جا سکے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان حکام کو اپنی اپیل کے خطوط فیکس یا ڈاک سے ارسال کردیں۔ پاکستانی حکام کے فیکس نمبر اور ڈاک کے پتے اس اپیل کے نیچے منسلک ہیں۔ شکریہ

ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن - ارجنٹ اپیل پروگرام

ارجنٹ اپیل

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-125-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-125-2007 >

----

13 اپریل 200

یواے-125-2007: پاکستان: بلوچستان کے ایک سیاسی کارکن اور ایک صحافی سمیت 4 افراد لاپتہ ہوگئے

پاکستان: لوگوں کو لاپتہ کرنا، من مانی گرفتاریاں، قانون کی حکمرانی کا کوئی وجود نہیں، شہریوں کے خلاف طاقت کا بے جا استعمال

عزیز دوستو،

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کو پاکستان میں کئی معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ایک سیاسی کارکن اور ایک صحافی سمیت 4 افراد علی الترتیب 4 اور 8 اپریل کو گرفتاری کے بعد سے لاپتہ ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ لاپتہ افراد کے اہل خانہ ان کی حفاظت اور سلامتی کے بارے میں بے حد پریشان ہیں۔ انہیں خدشہ ہے کہ اگر لاپتہ ہونے والے افراد قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تحویل میں ہیں تو انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا۔ سال 2001ء کے بعد سے جب علاقے میں فوجی آپریشن شروع ہوا تھا ایک بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ ہیں۔

واقعات کی تفصیلات

ہمیں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق مسٹر رفیق کھوسو جو ایک ممتاز سیاسی کارکن اور جمہوری وطن پارٹی کی آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن ہیں 4 اپریل 2007ء کو جیکب آباد میں ایک بس اسٹیشن کی طرف جارہے تھے تاکہ اپنی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے کراچی جانے کی غرض سے بس میں سوار ہوسکیں۔ جب مسٹر رفیق کھوسو پیدل چلتے ہوئے بس اسٹاپ کی طرف جارہے تھے کئی نا

معلوم افراد جو سادہ لباس میں تھے ان کے پاس آئے اور کہا کہ وہ ان کے ساتھ اسپتال چلیں جہاں ان کے خاندان کا ایک شخص اچانک بیمار ہونے کی وجہ سے داخل کیا گیا ہے۔ مسٹر رفیق کھوسو کو اس اطلاع کی صداقت پر شک ہوا کیونکہ وہ یہ بات کہنے والے افراد میں سے کسی کو جانتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے ان لوگوں کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا لیکن جب رفیق کھوسو نے ایسا کیا تو نامعلوم افراد نے انہیں پکڑ لیا اور زبردستی ایک ڈبل کیبن جیپ میں ڈال کر لے گئے۔

مسٹر رفیق کھوسو کے اغوا کے بعد ان کے خاندان کا ان سے رابطہ مکمل طور پر ختم ہو گیا حتیٰ کہ ان کے موبائل فون پر بھی ان سے بات نہیں ہو سکتی تھی۔ اس بات کو 72 گھنٹے گزرنے کے بعد ان کے خاندان کو ایک ایسے شخص کی جانب سے فون کال موصول ہوئی جس نے اپنی شناخت ایک خفیہ ایجنسی کے اہلکار کی حیثیت سے کرائی اور رفیق کھوسو کے بھائی سے کہا کہ رفیق کھوسو دل کا دورہ پڑنے کے باعث کراچی کے لیاقت اسپتال میں داخل ہیں۔ خاندان کے لوگ کراچی میں مذکورہ اسپتال پہنچے لیکن وہاں رفیق کھوسو نہیں ملے حقیقت یہ تھی کہ رفیق کھوسو نام کا کوئی اور شخص بھی اسپتال میں داخل نہیں تھا۔

رفیق کھوسو کے خاندان نے جو بے انتہا پریشان تھا رفیق کھوسو کی گمشدگی کے بارے میں سندھ ہائی کورٹ، لاڑکانہ سرکٹ بینچ، لاڑکانہ، صوبہ سندھ میں ایک شکایت پیش کی۔ اطلاع کے مطابق لاپتہ رفیق کھوسو کے بھائی مسٹر فدا حسین کھوسو نے جو اس مقدمے کے مدعی ہیں عدالت کو اپنی پریشانی سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ رفیق کھوسو کو ممکن ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کئی افسران نے بلیو لائن کوچ کے دفتر سے اغوا کیا ہو جس کی بس کے ذریعے رفیق کھوسو اجلاس میں شرکت کی غرض سے کراچی جانا چاہتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رفیق کھوسو بلوچستان میں فوجی آپریشن کے سخت مخالف ہیں اور متعدد ایسے سیاسی کارکنوں اور دیگر افراد کی مدد کر رہے تھے جنہیں فوجی حکام نے غیر قانونی طور پر حراست میں لے رکھا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ کی سرکٹ بینچ نے اس مقدمے کے سلسلے میں وفاقی سیکریٹری دفاع، سندھ کے سیکریٹری داخلہ، انسپکٹر جنرل آف پولیس اور جیکب آباد کے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

دوسرے واقعے میں مسٹر عبدالرزاق گل کو جو ایک صحافی اور تربت شہر، صوبہ بلوچستان میں روزنامہ تاوار کے بیورو چیف ہیں 8 اپریل 2007ء کو پولیس نے ان کے دفتر پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا۔ چھاپہ مارنے کیلئے پولیس اہلکار 2 جیپوں میں آئے تھے جبکہ کئی سادہ لباس افراد بھی ان کے ساتھ 2 نجی کاروں میں سوار ہو کر آئے تھے۔ پولیس اہلکار اور سادہ لباس افراد دفتر میں اس وقت موجود 2 طلبہ مسٹر شبیر جان رند اور مسٹر بشیر رند کو بھی اپنے ساتھ لے گئے لیکن نہ تو گرفتاری کی کوئی وجہ بتائی گئی اور نہ ہی کوئی سرکاری وارنٹ دکھایا گیا۔ دفتر کے باہر موجود لوگوں نے پولیس کو ان تینوں افراد کو ساتھ لے جانے سے روکنے کیلئے مزاحمت کی کوشش کی تو پولیس نے ڈنڈوں سے جواب دیا اور ہجوم پر بندوقیں تان لیں۔

پس منظر سے متعلق معلومات

پاکستان میں لوگوں کا زبردستی اغوا اور من مانی گرفتاریاں انسانی حقوق کی ایسی خلاف ورزیاں ہیں جن کا بار بار اعادہ کیا جاتا ہے۔ اے ایچ آر سی اس سے قبل بھی ارجنٹ اپیلوں میں اس قسم کی واقعات رپورٹ کرتا رہا ہے۔ ان واقعات کی مزید تفصیلات کیلئے برائے مہربانی ملاحظہ

فرمائیے UA-074-2007 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2256/>.

صوبہ بلوچستان میں 2001ء سے فوجی آپریشن جاری ہے۔ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ اس آپریشن میں 3000 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ فوجی حکومت بلوچستان میں کئی چھاؤنیاں تعمیر کرنا چاہتی ہے لیکن علاقے میں رہائش پذیر افراد اس کی شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔ صوبے کے کئی اضلاع میں پاکستان ایئر فورس کے ایف 16 جیٹ طیاروں سے بمباری کی جاچکی ہے گذشتہ سال بمباری کے کئی واقعات میں صوبے کے ایک سابق گورنر، سابق وزیر اعلیٰ اور کئی دیگر اہم افراد ہلاک ہو گئے تھے مزید یہ بمباری کی وجہ سے 2 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے اور انہیں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں پناہ حاصل کرنی پڑی۔ 4000 سے زائد افراد جنہیں مبینہ طور پر قانون نافذ کرنے والے اداروں خصوصاً ملٹری انٹیلی جنس اور انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) نے گرفتار کیا تھا اپنی گرفتار کے بعد سے لاپتہ ہیں۔

وفاقی وزیر داخلہ نے 5 دسمبر 2005ء کو قومی اسمبلی کے سامنے کہا تھا کہ صوبہ بلوچستان میں 4000 سے زائد افراد کو ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کی بنا پر گرفتار کیا گیا لیکن انہوں نے اس بات کا واضح طور پر تذکرہ نہیں کیا کہ جو لوگ گرفتار کیے گئے انہیں کہاں حراست میں رکھا جارہا ہے اور یہ کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی مقدمات چلانے کیلئے عدالتوں میں کیوں پیش نہیں کیا گیا۔ ایسے افراد کی شہادتوں سے جو کئی ماہ تک لاپتہ رہے اور انسانی حقوق کی تنظیمیں انہیں تلاش کرتی رہیں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ اغوا کیے جانے والے افراد کو مختلف شہروں میں واقع فوجی کیمپوں میں نظر بند رکھا جاتا ہے۔ سابق نظر بندوں نے اس بات کی بھی شہادت دی ہے کہ انہوں نے اپنے ایسے کئی دوستوں اور رشتے داروں کو دیکھا جو طویل عرصے سے لاپتہ ہیں۔

تجویز کردہ کارروائی:

برائے مہربانی حکام کو جن کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے خط لکھیے اور ان پر زور دیجیے کہ ان معاملات میں لوگوں کی من مانی گرفتاری اور لاپتہ کئے جانے کی مناسب تحقیقات کرائی جائے اور ملزمان کو فوری طور پر انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اے ایچ آر سی بھی اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ کو جو زبردستی یا رضاکارانہ طور پر لاپتہ ہونے والے افراد کے سلسلے میں کام کر رہا ہے اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کی خصوصی نمائندہ برائے انسانی حقوق مس حنا جیلانی کو علیحدہ سے خطوط لکھ کر ان معاملات میں مداخلت کی اپیل کرے گا۔

اس اپیل کی حمایت کیلئے برائے مہربانی یہاں کلک کیجئے

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-125-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-125-2007 >

خط کا نمونہ:

جناب ------------

پاکستان: بلوچستان کے ایک سیاسی کارکن اور ایک صحافی سمیت 4 افراد لاپتہ ہو گئے ہیں

لا پتہ ہونے والوں کے نام:

1۔مسٹر رفیق کھوسو، ایک ممتاز سیاسی کارکن اور جمہوری وطن پارٹی کی آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن، ساکن جیکب آباد شہر، صوبہ سندھ، پاکستان

2۔مسٹر عبدالرزاق گل، ایک صحافی اور تربت شہر، صوبہ بلوچستان میں روزنامہ تاوار کے بیورو چیف

3۔مسٹر شبیر جان رند، طالب علم اور کارکن بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن

4۔مسٹر بشیر رند، طالب علم اور کارکن بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن

ملزمان کے نام:

1۔نامعلوم سادہ لباس افراد جن کے بارے میں شبہ ہے وہ سرکاری خفیہ ایجنٹ ہیں (مسٹر رفیق کھوسو کی گمشدگی کے معاملے میں)

2۔پولیس افسران جن کا تعلق تربت پولیس اسٹیشن سے ہے (عبدالرزاق گل، شبیر جان رند اور بشیر رند کی گمشدگی کے معاملات میں)

3۔فوج کی خفیہ ایجنسی کے ارکان (عبدالرزاق گل، شبیر جان رند اور بشیر رند کی گمشدگی کے معاملات میں)

واقعات کی تاریخ: 4 اور 8 اپریل 2007ء

میں آپ کو یہ خط پولیس اور خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں کی جانب سے 4 اپریل 2007ء کو ایک سیاسی کارکن مسٹر رفیق کھوسو اور 8 اپریل 2007ء کو ایک صحافی اور تربت شہر بلوچستان میں روزنامہ تاوار کے بیورو چیف مسٹر عبدالرزاق گل اور بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے 2 کارکنوں مسٹر شبیر جان رند اور مسٹر بشیر رند کے مبینہ اغوا اور من مانی گرفتاری کی کارروائیوں پر اپنی گہری تشویش سے آگاہ کرنے کیلئے تحریر کررہا ہوں۔

اطلاع کے مطابق جو مجھے موصول ہوئی مسٹر رفیق کھوسو کو جو جمہوری وطن پارٹی کی آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن ہیں 4 اپریل 2007ء کو جیکب آباد میں کئی سادہ لباس نامعلوم افراد نے بلیو لائن کوچ (بس کمپنی) کے دفتر سے اس وقت اغوا کیا جب وہ اپنی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے کراچی جانے کی غرض سے بس میں سوار ہونے کے سلسلے میں وہاں آئے تھے۔اغوا کی اس کارروائی کے 72 گھنٹے بعد رفیق کھوسو کے خاندان کو ایک ایسے شخص کی فون کال موصول ہوئی جس نے اپنی شناخت ایک خفیہ ایجنسی کے اہلکار کی حیثیت سے کرائی اور رفیق کھوسو کے بھائی سے کہا کہ رفیق کھوسو کراچی کے لیاقت اسپتال میں داخل ہیں کیونکہ ان پر دل کا دورہ پڑا تھا۔ خاندان کے لوگ کراچی میں مذکورہ اسپتال پہنچے لیکن وہاں رفیق کھوسو نہیں ملے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رفیق کھوسو کے خاندان نے گمشدگی کے بارے میں سندھ ہائی کورٹ، لاڑکانہ سرکٹ بینچ میں مقدمہ داخل کیا ہے اور لاڑکانہ سرکٹ بینچ نے اس مقدمے کے سلسلے میں وفاقی سیکریٹری دفاع، سندھ کے سیکریٹری داخلہ، انسپکٹر جنرل آف پولیس اور جیکب آباد کے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو نوٹس جاری کئے ہیں۔ مسٹر رفیق کھوسو کا اب تک کچھ پتہ نہیں چل سکا جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ کو رفیق کھوسو کی سلامتی کے بارے میں شدید خدشات لاحق ہیں۔لاپتہ ہونے والے رفیق کھوسو بلوچستان میں فوجی آپریشن کی سختی سے مخالفت کرتے تھے اور وہ فوجی حکام کی جانب سے غیر قانونی طور پر گرفتار کئے جانے والے متعدد سیاسی کارکنوں کی مدد کررہے تھے۔

مجھے علم ہوا ہے کہ ایک اور واقعے میں مسٹر عبدالرزاق گل کو جو ایک صحافی اور تربت شہر، صوبہ بلوچستان میں روزنامہ تاوار کے بیورو چیف ہیں 8 اپریل 2007 ء کو پولیس نے ان کے دفتر پر چھاپہ مار کر گرفتار کرلیا۔ چھاپہ مارنے کیلئے پولیس اہلکار پولیس کی 2 جیپوں اور کئی دیگر افراد جو سادہ لباس میں تھے 2 نجی کاروں میں سوار ہو کر آئے تھے۔ پولیس اہلکار اس وقت دفتر میں موجود 2 طلبہ مسٹر شبیر جان رند اور مسٹر بشیر رند کو بھی اپنے ساتھ لے گئے لیکن نہ تو گرفتاری کی وجہ بتائی گئی اور نہ ہی کوئی سرکاری وارنٹ دکھایا گیا۔ جب اہل خانہ نے تربت پولیس اسٹیشن سے رابطہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ ان تینوں افراد کو ملٹری انٹیلی جنس ایجنسی نے ملک دشمن سرگرمیوں اور بلوچستان لبریشن آرگنائزیشن میں ملوث ہونے کے شک کی بنا پر گرفتار کیا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ سرکاری حکام نے اب تک مذکورہ بالا دونوں واقعات کی تفتیش شروع نہیں کی۔ اس لئے میں پاکستانی حکام پر زور دیتا ہوں کہ لوگوں کو زبردستی اغوا کرنے اور من مانے طور پر گرفتاری کے مذکورہ بالا واقعات کی فوری تفتیش شروع کرائی جائے۔ میری رائے ہے کہ انسانی حقوق کی اس نوعیت کی خلاف ورزی کے معاملات میں ریاست کے حکام کی بے عملی سرکاری اہلکاروں کو سزا کے خوف سے مزید آزاد کرنے کا سبب بنے گی اس لئے ضروری ہے کہ مذکورہ بالا معاملات میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔ میں آپ سے یہ بات بھی زور دے کر کہوں گا کہ متاثرہ خاندانوں کو ان کے اہل خانہ کے بزور طاقت اغوا کئے جانے کے معاملے میں قانونی ازالہ حاصل کرنے کے سلسلے میں ہرممکن ضروری مدد فراہم کی جائے۔ مزید یہ کہ میرے علم میں آیا ہے کہ بلوچستان میں 4000 سے زائد افراد قانون نافذ کرنے والے اداروں خصوصاً ملٹری انٹیلی جنس اور انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کی جانب سے گرفتاری کے بعد لاپتہ ہوگئے ہیں اور گرفتار ہونے والوں میں سے بیشتر کا اب تک کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا۔ پاکستان خصوصاً صوبہ بلوچستان میں لوگوں کے بڑی تعداد میں لاپتہ ہونے کی معاملات کی سنگینی کے پیش نظر میں ایک مرتبہ پھر حکومت پاکستان سے حسب ذیل اقدامات کی اپیل کرتا ہوں:

1۔ ایک موثر طور پر بااختیار اور آزاد کمیشن قائم کیا جائے جو فوج اور پولیس کی جانب سے غیر قانونی گرفتاریوں، نظر بندی، تشدد اور زبردستی لاپتہ کئے جانے کے الزامات کی تحقیقات کرے۔

2۔ فوری طور پر انسانی حقوق کے اہم بین الاقوامی معاہدوں خصوصی طور پر بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق، معاہدہ برائے انسداد تشدد (CAT) اور حال ہی میں تمام افراد کو زبردستی لاپتہ کئے جانے سے محفوظ رکھنے کیلئے متعارف کرائے گئے بین الاقوامی معاہدے کی توثیق کی جائے اور ان پر عملدرآمد کیلئے مقامی طور پر قانون سازی کی جائے تاکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں خصوصاً سرکاری اہلکاروں کی جانب سے تشدد، غیر قانونی نظر بندی اور لوگوں کو لاپتہ کئے جانے کی روک تھام ہوسکے۔ میں آپ کی جانب سے اس اہم معاملے میں فوری کارروائی کا منتظر ہوں۔

آپ کا مخلص

برائے مہربانی اپنے خطوط حسب ذیل شخصیات کو ارسال کیجئے

1. General Pervez Musharraf

President of Pakistan

President's Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 922 1422, 4768/ 920 1893 or 1835

E-mail: (please see -

<http://www.presidentofpakistan.gov.pk/WTPresidentMessage.aspx>)

2. Mr. Muhammad Wasi Zafar

Minister of Law, Justice and Human Rights

S Block Pakistan Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 920 2628

E-Mail: minister@molaw.gov.pk <mailto:minister@molaw.gov.pk>

3. Dr. Faqir Hussan

Registrar

Supreme Court of Pakistan

Constitution Avenue

Islamabad

PAKISTAN

Tel: + 92-51-9213770

E-mail: registrar@supremecourt.gov.pk <mailto:registrar@supremecourt.gov.pk>

4. Mr. Mohamag Ali Durrani

Federal Minister for Information and Broadcasting

Government of Pakistan

Islamabad

PAKISTAN

Email: infominister@infopak.gov.pk <mailto:infominister@infopak.gov.pk>

5. Mr. Mohammed Humayun

Secretary of Home Affairs

Government of Balochistan

Quetta, Balochistan province

PAKISTAN

Fax: +92 81 9201835

6. Mr. K.B. Rind

Chief Secretary

Government of Balochistan

Quetta, Balochistan province

PAKISTAN

Fax: +92 81 9202132

7. Mr. Imtiaz Hussain

Secretary of Law

Government of Balochistan

Quetta, Balochistan province

PAKISTAN

Fax: +92 81 9201867

8. Dr. Arbab Abdul Rahim

Chief Minister of Sindh

Chief Minister House

Karachi

PAKISTAN

Fax: +92 21 9202000

9. Chief Secretary

Government of Sindh

Chief Secretariat,

Karachi, Sindh province,

PAKISTAN

Tel: +92 21 921950

Fax: +92 21 9211946

Email: cs.sindh@sindh.gov.pk <mailto:cs.sindh@sindh.gov.pk>

Thank you.

Urgent Appeals Programme

Asian Human Rights Commission (ahrchk@ahrchk.org <mailto:ahrchk@ahrchk.org>)

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-125-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-125-2007 >

———————————————————

To unsubscribe from this list visit this link

<http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=unsubscribe&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4>

To update your preferences visit this link

<http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=preferences&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4>

———————————————————

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

.poweredphplist {font-family: arial, verdana, sans-serif;font-size : 10px; font-variant: small-caps; font-weight : normal; padding: 2px; padding-left:20px;} a:link.poweredphplist, a:active.poweredphplist, a:visited.poweredphplist {font-family: Arial, verdana, sans-serif;